محمد بن سائب کلبی کون تھا؟ ....گذشتہ سے پیوستہ

تحریر: مولانا محمد اشرف جاوید مدیر مکتبہ جامعہ سلفیہ
فیصل آباد

ابو صالح کون اور کیا تھا؟ یہاں ابو صالح کا تعارف مطلوب ہے کیونکہ کلبی ابو صالح سے تمام روایات کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ابو صالح کی حیثیت کیا ہے محدثین نے اس کے متعلق کیا کچھ بیان کیا ہے۔ ابو صالح کا اصل نام باذان ہے اور بعض نے باذام بھی لکھا ہے۔ حضرت یحییٰ بن قطان فرماتے ہیں۔ یہ تمام کے نزدیک متروک ہے۔ (میزان الذھبی ۱ / ۲۹۶) امام ذہبی نے اسمٰعیل بن خالد کا قول نقل کیا ہے کہ "کان ابو صالح یکذب فما سالتہ عن شئی الا فسرہ لی" ابو صالح کذب بیانی کرتا تھا۔ جب میں نے کوئی سوال کیا اس نے تفصیل بیان کردی۔ (میزان ۱ / ۲۹۶)

قال ابن معین: اذاروی عنہ الکلبی فلیس بشیء " جب کلبی ان سے روایت بیان کریں تو جان لو کہ کچھ بھی نہیں (تہذیب التہذیب ج ۱ صفحہ ۴۱۷)

"قال ابن احجر ضعیف مدلس" ضعیف اور مدلس ہے (تقریب ۱ / ۹۳) تہذیب ۱ / ۴۱۷ امام نسائی نے لکھا۔ "باذام ابو صالح الکلبی ضعیف کوفی (الضعفاء والمتروکین (نسائی ۲۳)

امام بخاری نے فرمایا "ابا صالح باذام دروغ زن" کذب بیان کرنے والا ہے۔

ابو صالح کا حضرت ابن عباس سے روایت کرنا: باذام عام طور پر ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں عن کے ساتھ جب کہ ان کی ملاقات حضرت ابن عباسؓ سے ثابت نہیں ہے اس بارے میں امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ باذام ابو صالح مولیٰ ام ہانی بنت ابی

طالب یحدث عن ابن عباس "ولم یسمع منہ روی عنہ الکلبی" (ابن حبان ۱/ ۱۸۵)

ابو صالح بحیثیت مفسر: یہ مفسر بھی ہے اس کی کتاب کو لوگ بہت اہمیت دیتے ہیں حالانکہ اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ اس نے تمام روایات حضرت ابن عباس سے بیان کی ہیں مگر ان سے ملاقات کا زمانہ ثابت نہیں۔

امام احمد بن حنبل سے احمد بن ہارون نے ابو صالح کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جھوٹ ہے۔

س= "یحل النظر فیہ؟ احمد بن ہارون" اس کا پڑھنا کیسا ہے؟

ج = "احمد بن حنبل۔ قال لا" فرمایا مت پڑھو اس کو۔ (مجروحین ابن حبان ۲/۲۵۴)

سفیان ثوری تفسیر کے سلسلہ میں فرماتے ہیں "اتقوا الکلبی فقیل لہ انت تروی قال انا اعرف صدقہ من کذبہ" یحییٰ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے فرمایا کلبی سے بچ کر رہو۔ کہا گیا آپ اس سے روایت بیان کرتے ہیں سفیان ثوری نے فرمایا میں اس کی صداقت کو اور جھوٹ کو جانتا ہوں تو ثابت ہوا کہ یہ انسان غیر معروف متروک ہے۔ (میزان ذہبی ۲۔۲۵۶)

حدیث: یہی حال اس کا حدیث میں تھا امام عدی نے اپنی کتاب میں اس کی روایات کو نقل کیا ہے۔ ان حقائق کے ہوتے ہوئے بھی کوئی انسان فرقہ سبائیہ کے عقائد کے خلاف زبان نہ کھولے تو ہم یہی سمجھیں گے کہ ان کے دل میں حضرت نبی اکرم ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کوئی عزت نہیں ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت اہلحدیث نے ہر دور میں اللہ کے فضل وکرم سے ہر طوفان کا مقابلہ کیا ہے اس صف میں اول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ نے اس فرقہ باطلہ کا مقابلہ کیا جس میں ان کی کتاب منہاج السنہ کو اولیت حاصل ہے۔ امام صاحب کے متعلق کسی نے یہاں

تک کہہ دیا تھا کہ اگر امام صاحب نہ ہوتے تو دنیا کی پوری مسلم آبادی میں سے ۳ حصہ شیعہ ہوتے۔

اب ہم ذرا برصغیر ہندوستان کی طرف آتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت شیخ سید نذیر حسین محدث دہلوی پر رحمت فرمائے جنہوں نے ہندوستان کو احادیث نبوی سے معطر کر دیا اور ان کی وجہ سے ہر طرف قال الرسول ﷺ کی صدا آنے لگی یہ وہ دور تھا جب صرف مشکوۃ کو پڑھا جاتا تھا اس کے علاوہ کسی کتاب کو پڑھنا گوارہ نہ کیا جاتا تھا اس دور میں کام کرنا آسان تو نہ تھا (مشارق الانوار)

مگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو توفیق عطا کردی ان کی برکت سے جماعت اہلحدیث کی ایک عظیم کھیپ تیار ہوگئی جنہوں نے ہر میدان میں جھنڈے گاڑ دیے۔ حضرت شیخ الکل کے شاگردوں میں مولانا عبدالحلیم شرر و جن کو اردو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔

انہوں نے اس فرقہ کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے جن میں ایک کتاب فروش برین او جس بن سباء کو ایک خاص مقام حاصل ہے بلکہ کسی دور میں یہ کتاب فردوس بریں ایم اے اردو کے نصاب میں شامل تھی آج کل کا تو علم نہیں اور اسی طرح شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان نے ان کے خلاف بہت مواد جمع کیا ہے جو ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر کی فائل کی شکل میں ہمارے پاس محفوظ ہے ان کے ایک قریبی ساتھی مولانا ہدایت اللہ سوہدروی نے بھی اس کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے اور ان کے بعد مولانا محمد صدیق استاذی المکرم (فیصل آبادی) اور مولانا عبدالعزیز ملتانی کی کتب بھی مشعل راہ ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مولانا ابو حفص عثمانی ڈیرہ غازی خان کا مطالعہ اس باب میں بہت زیادہ تھا ان کے پاس ایک کاپی ہوتی تھی اس میں بہت نادر قسم کے حوالہ جات کو نقل کیا ہوا تھا۔

آخر میں ہماری جماعت کے نامور عالم دین خطیب ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنی جماعت کو ایک دائرۃ المعارف کی شکل میں ایک کتاب کا مواد مہیا کیا ہے یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ علامہ صاحب مرحوم جامعہ سلفیہ سے ابتدائی دور میں مستفید ہوتے